حدیث وسنت

محمد فاروق
محقق مجلس التحقیق الاسلامی

اَحادیثِ نبویہ ﷺ کے عظیم و وسیع مجموعے

تعارف، خصوصیات، نقائص اور تقابل

خدمتِ حدیث کے پس پردہ محرکات

قرآنِ مقدس اور اَحادیثِ نبویہ ﷺ دین اسلام کی اَساس ہیں جن پر شریعتِ اسلامیہ کی پوری عمارت استوار ہے۔ دین حنیف پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے کہ یہ تحریف و تنسیخ، اِفراط و تفریط، تغیر و تبدل، گمراہ واعظوں کی چیرہ دستیوں، حیلہ بازوں کی من پسند تاویلوں اور ابن الوقت دین فروشوں کی ہلاکت خیز شرانگیزیوں سے مامون و محفوظ ہے۔ اس کا اصل سبب تو یہ ہے کہ اللہ مالک الملک نے کتاب و سنت کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:۹)

''بلاشبہ ہم ہی نے ذکر (قرآن و حدیث) نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

کتاب و سنت کی حفاظت کی اس عہدِ ضمانت کا نتیجہ یہ بھی ہے کہ گمراہ فرقے کتاب و سنت میں تاویل و تحریف کے ذریعے کتاب و سنت کے دلائل کو اپنے اغراض و مقاصد کے لیے استعمال کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے، بلکہ جس دور میں بھی باطل پرست قوتوں نے کتاب و سنت کو اپنا نشانہ بنانے کی کوشش کی یا احادیثِ نبویہ ﷺ میں من گھڑت اور بے سروپا روایات داخل کرنے کی جسارت کی؛ محدثین کرام رحمہم اللہ اور علمائے حق نے ان کے ان خطرناک منصوبوں کی قلعی کھول دی اور ایسے مقتدیانِ دین کو ہمیشہ کے لیے روسیاہ کردیا۔

حفاظتِ حدیث اور اشاعتِ حدیث کا کی دوسری اہم وجہ نبی ﷺ کو کتاب و سنت کی نصوص کو کھول کر بیان کرنے کا حکم ربّانی تھا۔ جس کی اتباع میں نبی کریم ﷺ نے کتاب و سنت کو پوری ذمہ داری سے اَدا کیا اور اس فرض کی ادائیگی میں کوئی لمحہ بھی فروگزاشت نہیں کیا۔ جیسا کہ اس پر یہ آیات واحادیث شاہد عدل ہیں:

a ﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ (النحل:۴۴)

"اور ہم نے آپؐ کی طرف ذکر نازل کیا تاکہ آپؐ لوگوں کو وہ چیز (شریعت) کھول کر بیان کریں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔"

b ﴿وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِيْهِ﴾ (النحل:۶۴)

"اور ہم نے آپؐ کی طرف کتاب اس لیے نازل کی ہے کہ آپ ﷺ اپنے ان (لوگوں) کے لیے اس چیز کو کھول کر بیان کریں جس میں اُنہوں نے اختلاف کیا ہے۔"

ان آیات میں نبی ﷺ کو احکام وحی (کتاب وسنت) کو کھول کر بیان کرنے کی تاکید کی گئی ہے، چنانچہ حکم ربانی کی تعمیل میں آپؐ نے خود بھی کتاب و سنت کی خوب تبلیغ کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی کتاب وسنت کی ترویج کا پابند کیا جس کی صراحت درج ذیل اَحادیث سے عیاں ہے:

c عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«بلغوا عني ولو آية» (صحیح بخاری:۳۴۶۱)

"میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچاؤ خواہ ایک حدیث ہی ہو۔"

d حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر سوال کیا: کیا میں نے تمہیں دین پہنچادیا ہے؟ اس پر صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا:

«فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ أوعٰى من سامع» (صحیح بخاری:۱۷۴۱)

"(میرے احکامات) حاضر شخص غائب کو پہنچائے، کیونکہ کچھ لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے، وہ سننے والے سے زیادہ ذہن نشین کر لیتے ہیں۔"

e پھر ان محرکات و تاکیدات کے سوا علمائے و محدثین کے لیے نبی ﷺ کی دعا بھی اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جس میں خدام حدیث اور مبلغین کے لیے چہروں کی شادابی کی دعا کی گئی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«نضر الله امرءاً سمع منا حديثا فبلغه فربّ مبلغ أحفظ من سامع»

(جامع ترمذی:۲۶۵۷، سنن ابن ماجہ:۲۳۲)

"اللہ تعالیٰ اس آدمی کو شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اس کی تبلیغ کی، چنانچہ کتنے ہی لوگ ہیں جن کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سامع سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔"

مذکورہ بالا اَحکام کی اتباع میں صحابہ کرام رضوان اللہ اَجمعین نے کتاب و سنت کی تعلیمات کی تبلیغ کو مقصدِ حیات بنایا اور دین حنیف کی سربلندی اور تبلیغ دین کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ پھر ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تابعین و تبع تابعین اور محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم نے سنتِ نبوی ﷺ کی

حفاظت کے لیے ٹھوس اقدامات کیے اور اَحادیث نبویہ کو محفوظ کرنے کے لیے تعلیم و تعلّم کے ساتھ تدوین حدیث کو فروغ دیا۔ نیز محدثین کرام نے عوام الناس میں اَحادیث کا ذوق پیدا کرنے اور اَحادیث کی ترویج کے لیے قلم و قرطاس کا سہارا لیا اور اشاعتِ حدیث کی خاطر تالیف و تصنیف کے مختلف اُسلوب اختیار کیے اور ہر مؤلف کی شدید خواہش تھی کہ اَحادیث کی تالیف و ترتیب کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو انتہائی سود مند، نہایت سہل اور عوام الناس کی اِصلاح کیلئے مؤثر ترین ہو۔

ان اَہداف کے پیش نظر کتبِ اَحادیث کی تصنیف و ترتیب کے مختلف انداز اپنائے گئے چنانچہ بعض محدثین نے اپنی کتاب کو سنن و جوامع کی طرز پر ترتیب دیا۔ کچھ نے مسانید کے طریقہ کو منتخب کیا۔ بعض نے معجم کی ترتیب اپنائی اور کچھ نے سابقہ کتب کا اِستدراک و استخراج کیا۔ اس مضمون میں ہمارا موضوع اَحادیث کے مختلف و وسیع ترین ذخائر اور عظیم مجموعے ہیں، جنہیں بعد کے علما و محدثین نے تمام اَحادیثِ نبویہ کو جمع کرنے کی غرض سے ترتیب دیا ہے، یا ان کا مقصد یہ رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تمام قولی احادیث کو یکجا کر دیا جائے اور کچھ مجموعے ایسے بھی ہیں جن میں مختلف کتبِ احادیث کا تکرار ختم کر کے بغرضِ اختصار ترتیب دیا گیا ہے۔ چونکہ ان کتب کی جمع و تالیف اور اختصار کا اصل مقصد احادیث کی اشاعت و تبلیغ اور عامۃ الناس کی اصلاح ہے، اس لئے محدثین کی ان بیش بہا خدمات کو سراہتے اور عوام الناس میں ان کتب کا طرزِ ترتیب مشتہر کرنے کے لیے کچھ کتب احادیث کا جائزہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ ہماری یہ طالب علمانہ پیشکش طالبانِ حدیث، شائقین علم اور فن احادیث سے وابستہ افراد کے لیے عظیم تحفہ ہو گی اور متلاشیانِ احادیث کی تشنگی کا کماحقہ مداوا کرے گی۔ نیز ہماری اس کاوش سے احادیث کی تحقیق و تخریج میں بہترین مدد و معاونت حاصل ہو گی۔ اِن شاءاللہ !

A کتابِ رزین کا تعارف

مؤلّف : ابو الحسن رزین بن معاویہ بن عمار عبدری (م ۵۳۵ھ)

اَحادیثِ رسول ﷺ کو ایک مقام پر یکجا کرنے کی غرض سے ایک اہم کاوش امام رزین کی ہے۔ ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری نے کتبِ ستہ: صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، جامع ترمذی، سنن نسائی اور موطا امام مالک کو جمع کیا اور اختصار کی غرض سے مکرر احادیث کو حذف کر دیا، اُنہیں صحیح بخاری کی طرز پر فقہی ابواب میں ترتیب دیا اور احادیث نبویہ ؐ مع اسناد ذکر کیں۔

کتابِ رزین میں خامیاں

امام رزین نے اپنی اس کتاب کو جدید اور مفید ترتیب پر مرتب کیا اور متونِ حدیث کے اہم مآخذ کو ایک کتاب کی شکل میں ترتیب دیا جس میں شائقین علوم حدیث کے لیے ایک کتاب میں جمع شدہ احادیث سے استفادہ کرنا نہایت آسان تھا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کتاب رزین میں کئی نقائص تھے جن کا اِزالہ بڑا ضروری تھا۔

a احادیث کے اختصار کے باوجود مکرر احادیث کافی تھیں، دوسرے لفظوں میں امام رزین کتبِ ستہ سے کلی تکرار ختم نہ کرپائے۔

b کتبِ ستہ سے کئی اصل متون چھوٹ گئے تھے۔

c احادیث کو فقہی ترتیب پر جمع کیا گیا تھا، لیکن بعض احادیث کو ان کے متعلقہ تراجم کے بجائے غیر متعلقہ تراجم میں داخل کیا گیا تھا جن کا ترجمۃ الباب سے کوئی تعلق نہ تھا۔

d احادیث کی تبویب صحیح بخاری کے ابواب کے مطابق تھی لیکن بعض ابواب حذف کر دیئے گئے تھے۔

ان نقائص اور خامیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حافظ ابن اثیر نے اس کتاب کی تذہیب و تسہیل اور تہذیب کا ارادہ کیا اور کتابِ رزین کی تہذیب کو جامع الاُصول سے موسوم کیا۔

B جامع الاصول فی احادیث الرسول؛ تعارف وتجزیہ

مصنف: ابو سعادات مبارک بن محمد شیبانی المعروف بابن اثیر الجزری (م ۶۰۶ھ)

مجلدات: ۱۵ تعدادِ احادیث: ۹۵۲۳

کتابِ رزین کی جامعیت و افادیت کے پیش نظر حافظ ابن اثیر نے اس کتاب کی تہذیب و تسہیل کا ارادہ کیا اور اسے جامع ترین کتاب بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات کئے:

a کتاب رزین سے بے جا اِختصار ختم کیا۔

b اس میں کتبِ ستہ کی جو اصل احادیث چھوٹ گئی تھیں اُنہیں جامع الاُصول میں شامل کیا۔

c جامع الاُصول کو مستقل فقہی ابواب پر مرتب کیا۔

d بغرضِ اختصار احادیث کی اسانید حذف کر دیں۔

e غریب الفاظ کی توضیح و تشریح کی۔

f تمام سند ذکر کرنے کے بجائے راوی حدیث صحابی یا تابعی کے نام پر اکتفا کیا، البتہ کسی خاص

مقصد کے لیے کسی راوی کا نام ذکر کر دیتے ہیں۔

g متون میں محض مرفوع روایات اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم تک اکتفا کیا جبکہ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ وغیرہ کے اقوال شاذونادر ہی مذکور ہیں۔

h کتاب کے آخر میں ایک مستقل باب میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے راویوں کے اسماء اور مختصر تراجم کا بھی تذکرہ کیا گیا۔

i کتابِ رزین میں درج شدہ صحیح بخاری و مسلم کی احادیث کی پڑتال کے لیے امام حمیدی کی کتاب 'الجمع بین الصحیحین' سے اس کا تقابل کیا اور باقی کتب: ابو داود، ترمذی، نسائی اور موطا امام مالک کا اصل کتب سے موازنہ کیا۔ یوں کتابِ رزین میں جو کمی بیشی تھی، اس کا اِزالہ ہو گیا۔

j احادیث کی ترقیم بندی کی، لیکن زائد الفاظ کو بغیر ترقیم کے ذکر کیا۔

k اگر کوئی حدیث بخاری و مسلم سمیت دیگر کتبِ حدیث میں بھی موجود ہو تو بخاری و مسلم کے الفاظ پر اکتفا کیا گیا، البتہ دیگر کتب میں زوائد الفاظ ہوں تو وہ بیان کر دیئے گئے ہیں۔

l کتابِ رزین سے جو احادیث کتبِ ستہ میں نہ مل سکیں، ان کے لیے رواہ رزین کی اصطلاح وضع کی اور آخر میں لم أجده کہہ کر کتبِ ستہ میں موجود نہ ہونے کی صراحت کر دی۔

m جو حدیث کسی معنی میں منفرد ہو، اسے اس کے متعلق خاص باب میں ذکر کیا گیا ہے۔ البتہ ایسی احادیث جو کثیر المعنیٰ ہوں اور کوئی خاص یا غالب معنیٰ کشید نہ کیا جا سکتا ہو تو اسے کتاب کے آخر میں 'کتاب اللواحق' میں ذکر کر دیا گیا ہے، جبکہ مختلف الجہت معانی پر مشتمل ایسی احادیث جو کسی معنیٰ میں خاص یا غالب ہو، اسے اس خاص باب کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

n تخریج احادیث کے لیے رموز استعمال کئے گئے ہیں۔

کتب و اَبواب بندی کا طریقۂ کار

a صاحبِ جامع الأصول نے مسائل کو فقہی ترتیب پر، لیکن کتب و ابواب کو حروفِ ابجدی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، مثلاً حرف ہمزہ کے تحت دس کتب بیان ہوئی ہیں:

a كتاب الإيمان والإسلام b كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة c كتاب الأمانة d كتاب الأمر بالمعروف e كتاب الاعتكاف f كتاب إحياء الأموات g كتاب الإيلاء h كتاب الأسماء والكنىٰ i كتاب الآنية j كتاب الأمل والأجل

b ابواب بندی میں اوّلاً 'کتاب'، ثانیاً 'ابواب'، ثالثاً 'فصول' پھر 'فروع'، پھر انواع کی ترتیب

اختیار کی گئی ہے، لیکن یہ مستقل ترتیب نہیں، بلکہ بعض جگہ ابواب وغیرہ کو حذف بھی کردیا گیا ہے مثلاً:

* **الكتاب الأول:** في الإيمان والإسلام وفيه ثلاثة أبواب

الباب الأوّل: في تعريفهما حقيقةً ومجازًا وفيه فصلان:

الفصل الأوّل: في حقيقتهما وأركانهما

الفصل الثاني: في المجاز

* **الباب الثاني:** في أحكام الإيمان والإسلام، وفيه ثلاثة فصول:

الفصل الأوّل: في حكم الإقرار بالشهادتين

الفصل الثاني: في أحكام البيعة

الفصل الثالث: في أحكام متفرقة

* **الباب الثالث:** في أحاديث متفرقة تتعلق بالإيمان والإسلام

پھر کچھ کتب ایک یا دو ابواب مع فصول و فروع اور انواع کے ہیں۔ کچھ کتب، فصول وانواع پر اور کچھ محض کتاب پر ہی موقوف ہیں۔ مثلاً الكتاب الثالث في الأمانة کے ابواب و فصول بالکل نہیں ہیں۔

c ہر حرف میں شامل کتب کے اختتام پر اس حرف کے متعلقہ ان عنوانات کی وضاحت بھی کی گئی ہے جو اس حرف کے تحت درج نہیں کہ وہ عنوانات کن کتب کے تحت آئیں گے مثلاً وہ ابواب جن کا آغاز حرف ہمزہ سے ہوتا ہے، لیکن وہ حرفِ ہمزہ کے تحت مذکور نہیں:

a الاحتكار في كتاب البيع من حرف الباء

b الأمان في كتاب الجهاد من حرف الجيم

c الإحرام في كتاب الحج من حرف الحاء

d الأضحية في كتاب الحج

علیٰ ہذا القیاس بقیہ کتب کے آخر میں بھی وضاحت مذکور ہے۔

جامع الاصول کی کتب واَبواب کی تفصیل

جامع الاصول کی کل کتب، ابواب، فصول و فروع اور اَنواع کی تفصیل درج ذیل ہے:

a	کل کتب	: ۱۳۰	b	کل ابواب	: ۱۲۴
c	کل فصول	: ۵۰۶	d	کل فروع	: ۳۵۲

e　کل انواع　:　۳۷۷

محقق جامع الأصول ایمن صالح شعبان کا طریقۂ تحقیق

جامع الاصول پر بعض تحقیقات بھی کی گئی ہیں، جن میں سے اہم فضیلۃ الشیخ ایمن صالح شعبان کی تحقیق و تخریج ہے، جس میں انہوں نے درج ذیل اضافہ جات بھی کیے ہیں:

a　آیات، احادیث اور آثار کی تخریج کی اور اِعراب لگائے۔

b　احادیث کی اسناد بیان کیں، صحت و ضعف کا حکم لگایا اور تخریج احادیث میں کتبِ ستہ کے علاوہ جو روایات مسند حمیدی، مسند عبد بن حمید، مسند احمد، سنن دارمی، فی خلق افعال العباد، جزء رفع الیدین للبخاری، الادب المفرد اور شمائل ترمذی میں تھیں، ان کتب کی احادیثِ زوائد مع سند اور رقم الحدیث بیان کیں۔

c　ہر کتاب کے آخر میں کتبِ ستہ کی تکمیل کی خاطر زوائد ابن ماجہ للبوصیری کا اضافہ کیا۔

d　تخریج حدیث کے بعد غریب الفاظ کی تشریح بیان کی۔

کتابِ ہذا میں نقائص اور خامیاں

جامع الاصول اپنی افادیت و اہمیت کے لحاظ سے ایک جامع اور نہایت مفید کتاب ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس میں کئی نقائص ہیں:

a　اَحادیث کو جمع کرنے کے کوئی قواعد و اُصول مقرر نہیں کیے گئے اور نہ ہی احادیث کے اختصار میں کسی کتاب کو معیار مقرر کیا ہے بلکہ جو حدیث جس انداز میں جس جگہ مناسب ہوئی، منطبق کر دی۔

b　اختصار احادیث کے لیے نہ تو بخاری و مسلم کو مقدم کیا گیا ہے اور نہ ہی بقیہ کتاب سے حذف شدہ احادیث کی وضاحت ہے۔

c　تخریج کیلئے تو رموز استعمال کیے گئے ہین لیکن زوائد الفاظ کی تخریج و تحقیق نامکمل ہے۔

d　ایک معنی کی کئی روایات میں الفاظ کا تکرار باقی ہے۔

e　مسائل کی تبویب تو فقہی ہے لیکن کتب کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے مرتب کرنے کی وجہ سے احادیث و مسائل کی تلاش نہایت پیچیدہ اور مشکل ہوگئی ہے۔ پھر حروفِ ہجائی کی ترتیب کے باوجود حروف کے متعلق کتنی ہی کتب و ابواب کو حذف کر کے کسی اور کتاب یا باب میں داخل کر دیا گیا ہے، جس سے قارئین کے لیے حدیث و مسئلہ کی تلاش میں بہت مشکل پیدا ہوئی ہے۔

f کتبِ ستہ کے مصنّفین کے عناوین ابواب حذف کرنے سے فقہی استدلال اور مسائل کے استنباط کا فائدہ مفقود ہوا ہے جس سے احادیث سے مسائل مستنبط کرنا مشکل ہوگیا ہے۔

g کتب، ابواب، فصول، فروع اور انواع کی تقسیم کا قاعدہ کلیہ مقرر نہیں بلکہ کچھ کتب کے کئی ابواب، کئی فصول اور کئی فروع و انواع ہیں لیکن کچھ کتب ابواب، فصول اور فروع و انواع سے یکسر ہی خالی ہیں۔ کچھ کے ابواب ہیں، فصول نہیں اور فروع میں کچھ کتب ابواب سے خالی اور فصول و فروع پر مشتمل ہیں، اور کچھ فروع و انواع پر، خلاصہ یہ کہ کتب و ابواب کی تقسیم غیر معیاری ہے۔

C جامع السنن والمسانید (مسند)

مصنف: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن کثیر قرشی دمشقی (م ۷۷۴ھ)

مجلدات: ۴۰ تعدادِ احادیث: ایک لاکھ سے زائد

a یہ حافظ ابن کثیر کی مایہ ناز کتاب اور عظیم علمی شاہکار ہے، جس میں اُنھوں نے حدیث کی دس بڑی کتب: a مسند احمد b صحیح بخاری c صحیح مسلم d سنن ابی داود e جامع ترمذی f سنن نسائی g سنن ابن ماجہ h معجم کبیر طبرانی i مسند بزار اور j مسند ابویعلیٰ کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے، البتہ کبھی کبھی ان کتب کے علاوہ دیگر کتب کی احادیث بھی نقل کر دیتے ہیں مثلاً حلیة الأولیاء لابی نعیم، کتاب الاصول لابن ابی الدنیا، اسد الغابة، الاصابة وغیرہ۔ ابن کثیر ان کتب کو جمع کرنے کے بعد اس کتاب کی افادیت و اہمیت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> ''یہ دس کتابیں ایک لاکھ سے زائد مکرر اَحادیث پر مشتمل ہیں جن میں صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع روایات شامل ہیں اور یہ کتابیں بہت سے فقہی احکام، تفسیر، تاریخ، رقائق اور فضائل و مناقب پر مشتمل ہیں۔'' (جس سے ان کتب کی جامعیت عیاں ہو جاتی ہے)

b مسند کی طرز پر جمع شدہ اس عظیم کتاب کی حافظ ابن کثیر کی تیار کردہ جلدوں کی تعداد ۳۷ اور اضافہ شدہ جلدوں کی تعداد تین ہے، کل جلدیں ۴۰ بنتی ہیں۔

c ڈاکٹر عبدالمعطی امین قلعجی نے جامع المسانید کی تحقیق و تخریج کی ہے۔

d حافظ ابن کثیر نے مسند احمد کی اَحادیث کو مقدم رکھا ہے، پھر جو حدیث کتبِ ستہ، مسند بزار، مسند ابی یعلیٰ، معجم کبیر میں ہو وہ حدیث نقل کرنے کے بعد ان کتب کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں اور اس روایت کی متعلقہ اَسانید ذکر کر دیتے ہیں۔ یوں متابعت و شواہد کی تلاش کے لیے یہ

ایک بہترین اور انتہائی مفید کتاب ہے۔

e حافظ ابن کثیر اس کتاب کی تکمیل کے قریب پہنچ گئے تھے۔ مسند ابی ہریرہؓ زیر تکمیل تھی کہ قبل از تکمیل اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ پھر مسند ابی ہریرہؓ کو ابن کثیر کی طرز پر ابوعبداللہ عبدالسلام بن محمد بن عمر بن قلوش نے تین جلد میں مکمل کیا۔ یوں اس کتاب میں جو کمی رہ گئی تھی، اس کا اِزالہ ہوگیا۔

f اَحادیث کو مسند کی طرز پر یعنی ہر صحابی کی علیحدہ روایات بنام صحابی حروفِ تہجی کے اعتبار سے جمع کی ہیں اور جن صحابہ سے روایت کرنے والے شاگردوں کی تعداد زیادہ ہے، اُنہیں معجم کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔

g اسمائے رواۃ کی ترتیب میں اَوّلاً اسماء، ثانیاً کنیٰ، ثالثاً مبہم رواۃ، رابعاً عورتوں کے نام ہیں۔ یہ سلسلہ سولہویں جلد تک ہے۔ اس کے بعد مشہور صحابہ کرام سے روایات کا علیحدہ سلسلہ ہے۔ چنانچہ ۱۷ جلد میں ابوبکرؓ و عثمانؓ، ۱۸ جلد میں عمر بن خطابؓ، ۱۹ و ۲۰ جلد میں علیؓ بن ابی طالب، ۲۱، ۲۲، ۲۳ جلد میں انس بن مالکؓ، ۲۴، ۲۵ جلد میں جابر بن عبداللہؓ، جلد ۲۶ میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، جلد ۲۷ میں عبداللہ بن مسعودؓ، جلد ۲۸، ۲۹ میں عبداللہ بن عمرؓ، جلد ۳۰، ۳۱، ۳۲ میں عبداللہ بن عباسؓ، جلد ۳۴ میں ابوسعید خدریؓ، جلد ۳۵، ۳۶، ۳۷ میں عائشہؓ کی روایات ہیں پھر جلد ۳۸، ۳۹، ۴۰ میں ابوہریرہؓ کی روایات جمع کی گئی ہیں۔

h صحابہ کرام کے مختصر و مطول تراجم ذکر کیے گئے ہیں۔

i بعض راویوں سے کوئی روایت مروی نہیں، لیکن اسماء کی ترتیب میں اُنہیں بھی ذکر کردیا گیا ہے، مثلاً ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری اور ابراہیم نجار وغیرہ ان کی اس کتاب میں کوئی روایت نہیں ہے۔

j اسی طرح ابراہیم بن محمد سے کوئی روایت تو منقول نہیں، لیکن ترتیب اسماء میں ان کے نام کے تحت ان کے فضائل و مناقب جمع کردیئے گئے ہیں۔

k شدید ضعیف روایات پر جرح کرتے اور ضعیف راوی کا ضعیف بیان کردیتے ہیں۔

فوائد و محاسن

a ذخیرہ اَحادیث کے اعتبار سے یہ کتاب اَحادیث کا نہایت بڑا ذخیرہ ہے جس میں نادر و نایاب

اَحادیث درج ہیں اور احادیث کی کثیر تعداد پر مشتمل احادیث کا گراں مایہ گنجینہ ہے۔

b کتاب مذکورہ میں ایسی نادر و نایاب کتب کی احادیث ہیں کہ محقق کا ان کتب تک رسائی حاصل کرنا نہایت مشکل بلکہ بعض کتب پر تو اطلاع پانا بھی ناممکن ہے۔

c احادیث کی ترتیب کا طریقہ انتہائی سہل ہے کہ تخریج و تحقیق کا ذوق رکھنے والوں کے لیے احادیث کی تخریج نہایت سہل ہے۔

d اسناد کی بحث اور راویوں کے احوال کے بیان کے اعتبار سے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

نقائص و مؤاخذات

a مؤلف نے کتاب کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے کہ وہ ہر حدیث پر اس کے موافق صحت و ضعف کا التزام کریں گے، لیکن وہ اس شرط کا التزام نہ کر سکے، کیونکہ کئی روایات ہیں جن کی تحقیق کا سرے ہی سے اہتمام نہیں۔

b احادیث کی ترتیب نہایت مشکل ہے کہ عام آدمی کا اس کتاب سے احادیث تلاش کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ جسے حدیث کے شروع کے الفاظ یاد نہ ہوں، اس کے لیے متعلقہ حدیث تک پہنچنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

c اگر کسی معین موضوع کی احادیث مطلوب ہوں تو انہیں تلاش کرنا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس لیے پوری کتاب کھنگالنا لازم ہے جو انسانی بساط سے بالاتر ہے۔

d مکرر احادیث بے شمار ہیں۔

مذکورہ بالا تینوں کتب کا تعلق مکرر احادیث کو یکجا کرنا اور ان میں تکرار کا خاتمہ کرنا ہے، جیسا کہ بعد میں آنے والی کتب کا مقصد بھی یہی ہے، تاہم ان تین اور بعد میں آنے والی چار کتب میں یہ فرق ہے کہ ان میں چند مخصوص کتابوں کی حد تک یہ کام کیا گیا ہے، جبکہ بعد میں آنے والی کتب میں اس مقصد کو تمام امکانی ذخیرہ حدیث تک توسیع دے دی گئی ہے۔

D الجامع الصغیر و زیادتہ کا تجزیہ (مختصر قولی احادیث)

مؤلف: حافظ جلال الدین ابو الفضل بن ابی بکر بن محمد بن سابق سیوطی (م ۹۱۱ھ)

مجلدات: ۳   تعدادِ احادیث: ۱۴۶۶۲

علامہ سیوطی کی حدیث پر گراں قدر تصنیف ہے، جسے علماے کرام نے شرفِ قبول بخشا اور یہ اپنی افادیت کے پیش نظر عوام و خواص میں معروف و مشہور ہے پھر اپنے وسیع ذخیرۂ حدیث کی وجہ

سے اس کے چرچے اہل علم میں زبان زدِ عام ہیں اور تمام علما و فضلا اس کی حسن ترتیب و جمع اَحادیثِ کثیرہ کا کھلا اعتراف کرتے ہیں، جس وجہ سے یہ کتاب متونِ احادیث میں سے ایک جامع کتاب کی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔

کسی بڑے مجموعہ میں تمام احادیث کو جمع کرنے کی یہ کوشش اس لحاظ سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں حدیثِ رسول ﷺ کے بے شمار مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے، تاہم اس لحاظ سے یہ استفادہ اور جمع محدود بھی ہے کہ اس میں صرف ان احادیث کو لایا گیا ہے جو مختصر اور جامع قولی روایات ہیں، تفصیلی احادیث اور لمبے واقعات سے اجتناب کیا گیا ہے۔

کتاب کی ترتیب وانتخاب کا طریقہ

جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابو بکر سیوطی نے نبی ﷺ کی تمام قولی اور فعلی احادیث میں سے مختصر اور جامع روایات کو ایک کتاب میں جمع کرنے کا ارادہ کیا، جسے اُنہوں نے الجامع الکبیر المسمّٰی جمع الجوامع سے موسوم کیا اور پھر اسی کتاب کی دو قسمیں بنائیں۔ القسم الأوّل قولی احادیث پر مشتمل ہے اور اُنہیں حروفِ ہجائی کی ترتیب پر مرتب کیا۔ القسم الثاني احادیثِ فعلیہ پر مشتمل ہے اور اسے مسانیدِ صحابہ کی طرز پر مرتب کیا گیا ہے، لیکن یہ کتاب ابھی زیر تکمیل تھی کہ امام صاحب اس دارِفانی سے کوچ کرگئے۔ البتہ وفات سے چند سال قبل اُنہوں نے قسم اوّل یعنی قولی احادیث کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا، اور اس کا نام الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر ﷺ رکھا، جس کی احادیث کی تعداد تقریباً ۱۰۰۳۱ تھی۔ پھر اسی کتاب کی ذیل لکھی جس کا انتخاب الجامع الکبیر اور دیگر احادیث کی کتب سے کیا گیا اور اسے زیادۃ الجامع سے موسوم کیا، اس ذیل کی ترتیب اور رموز بھی الجامع الصغیر کی ترتیب و رموز کے موافق تھی جس میں احادیث کی تعداد تقریباً ۴۴۴۰ ہے۔ یہ دونوں کتابیں 'الجامع الصغیر' اور 'زیادۃ الجامع' باقاعدہ الگ الگ دو کتابیں تھیں جنہیں علامہ یوسف نبہانی نے یکجا کردیا۔ یوں یہ کتاب الجامع الصغیر و زیادته کے نام سے معروف ہوئی۔

اس کتاب میں احادیث کی ترتیب حروفِ ہجائی کے لحاظ سے ہے، البتہ حرف کاف سے شروع ہونے والی احادیث ذکر کرنے کے بعد لفظ 'کان' سے شروع ہونے والی احادیث کو الگ باب میں ذکر کیا ہے۔ حرفِ 'نون' سے شروع ہونے والی احادیث کے خاتمے کے بعد باب المناهي کے نام سے وہ روایات نقل کی گئی ہیں جن کا آغاز لفظ 'نہی' سے ہوتا ہے، تاہم حرفِ 'لام' کے تحت آنے والی روایات میں ان روایات کا ذکر نہیں جن کا آغاز کلمہ 'لا' سے ہوا ہے بلکہ اُنہیں ایک الگ باب

میں حرف 'واوٗ' کے اختتام پر حرف 'اللام الف' کے تحت درج کیا ہے۔

اَحادیث کی تخریج میں استعمال کردہ رموز

اَحادیث کی تخریج میں اکثر رموز استعمال کئے گئے ہیں جو مصنفِ کتاب کی ذاتی اختراع ہے۔

رموز کا طریقۂ کار درج ذیل ہے:

a	خ	صحیح بخاری	b	م	صحیح مسلم
b	ق	بخاری، مسلم	d	د	سنن ابوداود
c	ت	جامع ترمذی	f	ن	سنن نسائی
g	ه	سنن ابن ماجه			
h	ع	هؤلاء الأربعة (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه)			
i	۳	د،ت،ن	j	حم	مسند احمد
k	عم	زوائد عبد الله بن احمد	l	ك	مستدرک حاکم
m	خد	الأدب المفرد	n	تخ	التاريخ للبخاري
o	حب	صحیح ابن حبان	p	طب	طبرانی کبیر
q	طس	طبرانی اوسط	r	طص	طبرانی صغیر
s	ص	سنن سعید بن منصور	t	ش	مصنف ابن ابی شیبه
u	عب	مصنف عبد الرزاق	v	ع	مسند ابویعلیٰ
w	قط	دار قطنی	x	فر	مسند الفردوس از دیلمی
y	حل	الحلية از ابونعیم	z	هب	شعب الایمان از بیہقی
ã	هق	سنن بیہقی	ä	عد	الکامل از ابن عدی
å	عق	الضعفاء از عقیلی	(۳۱)	خط	تاریخ بغداد

پھر کچھ کتب کے رموز کے بجائے اُن کتب کے پورے نام ذکر کئے گئے ہیں مثلاً: تاریخ ابن عساکر، الزهد للهناد، مسند الطیالسی، المختارة للضياء المقدسي، الفوائد للسموية، طبقات ابن سعد، الألقاب للشيرازی، کتاب الصلاة لمحمد بن نصر، مسند بزار، ابن خزيمة، مكارم الأخلاق للخرائطي، قضاء الحوائج لابن أبي الدنيا، مؤطا مالك، الكنٰى للدولابي، طحاوی.

کتب کی اس طویل فہرست سے جامع الصغیر وزیادتہ کی وسعت کا علم ہوتا ہے جس میں صرف

ان کتب کی قولی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ نیز تخریج حدیث کے بعد صحابی کا نام بیان کر دیا گیا ہے۔

اَحادیث کی تحقیق کا طریقہ

a پیش نظر کتاب میں اَحادیث کی تحقیق اور احادیث پر صحت و ضعف کا حکم لگانے کا انداز محدثین کے اُصول سے بالکل مختلف اور مصنف کی ذاتی ایجاد ہے۔ چنانچہ مصنف درج ذیل کتب: بخاری، مسلم، ابن حبان، مستدرک حاکم، المختارۃ از ضیاء مقدسی، موطا مالک، ابن خزیمہ، مستخرج ابی عوانہ، ابن السکن، المنتقٰی از ابن جارود اور مستخرجات کی احادیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور سنن ابو داود کی وہ روایات جن پر امام ابو داودؒ نے سکوت اختیار کیا ہے، کو حسن تسلیم کرتے ہیں۔

b ترمذی، ابن ماجہ، ابو داود، مسند طیالسی، مسند احمد، زوائد عبد اللہ بن احمد، مصنف عبد الرزاق، سنن سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، طبرانی کبیر، اوسط، دار قطنی، حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم، سنن بیہقی اور شعب الایمان از بیہقی میں صحیح، حسن، ضعیف روایات ہیں جن کے حکم کی غالباً وضاحت کر دی گئی ہے۔

c البتہ مصنف کے ہاں مسند احمد کی تمام روایات مقبول ہیں اور اس کی ضعیف روایات کو بھی حسن کے قریب کا درجہ دیا گیا ہے۔

d الضعفاء از عقیلی، کامل ابن عدی، تاریخ بغداد، تاریخ ابن عساکر، حکیم ترمذی، ابن نجار اور مسند الفردوس از دیلمی کی روایات مصنف کے ہاں ضعیف و ناقابل اعتبار ہیں۔ لہٰذا ان کی طرف ضعف کی نسبت کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا۔

احادیث پر یہ حکم امام سیوطی کی ذاتی اختراع ہے، جسے اُصولِ حدیث کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے محدثین نے قبول نہیں کیا، بلکہ علامہ عبد الرؤف المناوی نے 'الجامع الصغیر وزیادتہ' کی شرح فتح القدیر میں راویوں پر بحث کی ہے اور ضعیف و ناقابل اعتبار روایات کی اُصولِ حدیث کی روشنی میں وضاحت کی ہے۔ احادیث کی صحت و ضعف پر مزید کام کی ضرورت کی بنا پر محقق العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی نے اسی کتاب کی تحقیق کی ہے اور اُنہیں تین ضخیم جلدوں میں مرتب کیا ہے۔ دو جلدیں صحاح وحسان احادیث پر مشتمل ہیں اور ایک جلد ضعیف و موضوع روایات پر مشتمل ہے۔ نیز علامہ البانی نے احادیث کی تخریج میں مزید اضافہ بھی کیا ہے۔

کتاب ہذا کی احادیث کی تعداد

اس کتاب میں شامل کل احادیث کی تعداد ۱۴۶۶۲ ہے، جن میں سے صحیح و حسن روایات ۸۱۹۳ اور ضعیف و موضوع روایات ۶۴۲۹ ہیں۔

E جمع الجوامع یا الجامع الکبیر

مصنف: حافظ جلال الدین ابوالفضل بن ابی بکر بن محمد بن سابق سیوطی (م ۹۱۱ھ)

تعدادِ احادیث: ۴۶۶۲۴

جمع الجوامع یا الجامع الکبیر بھی امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی کی مایہ ناز تالیف ہے جس میں انہوں نے نبی ﷺ کی قولی و فعلی اَحادیث کو بالاستیعاب جمع کرنے کی انتھک کوشش کی ہے۔ان کی یہ کتاب تجمیع احادیث کا ایک عظیم شاہکار ہے جس میں تشنگانِ علم کی سرابی کا کافی سامان ہے اور ذخیرہ احادیث کا ایک بہت بڑا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کی تصنیف علامہ سیوطی کی احادیثِ نبویہ سے قلبی لگاؤ اور خدمت حدیث کے بے پناہ جذبہ کی واضح دلیل ہے۔

اَحادیث کا طریقۂ انتخاب

مؤلف کتاب نے احادیث نبویہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

حصہ اوّل: قولی احادیث **حصہ دوم:** فعلی احادیث

(۱) **قولی احادیث:** یہ حصہ فقط قولی احادیث پر مشتمل ہے۔

(۲) **فعلی احادیث:** یہ حصہ محض فعلی احادیث پر مشتمل ہے اور فعلی احادیث کی تقسیم کی چار صورتیں بنتی ہیں:

a محض فعلی احادیث مثلاً صحابی نبی کریم ﷺ کا یا راوی کسی صحابی کا فعل نقل کرے۔ جیسے صفوان نے عمر سے پوچھا: كيف صنع رسول الله ﷺ حين دخل الكعبة فقال: صلى ركعتين؟

”رسول اللہ ﷺ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے کیا عمل کیا۔ عمرؓ نے کہا: آپؐ نے کعبہ میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا کی۔“

b احادیث جو آپؐ کے قول و فعل پر مشتمل ہیں۔

c فعلی احادیث کی تیسری قسم ان احادیث کو شامل ہے۔ جس کے پس منظر میں کوئی سبب یا علت پنہاں ہے۔اس کی مثال یہ حدیث ہے:

قدم على النبي ﷺ سبي فإذا امرأة من السبيّ تسعى، إذا وجدت صبيا في السبى أخذته فألصقته ببطنها ورضعته فقال لنا النبي ﷺ: أترون هذه طارحة ولدها في النار؟ قلنا: لا، وهي تقدر علي أن لا تطرحه، قال: الله ارحمه بعباده من هٰذه بولدها. ففعل المرأة هو سبب الحديث.

''نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے تو ناگہاں ایک عورت (بچہ گم ہونے کی صورت میں اس کی تلاش میں) بھاگنے لگی پھر جب اس نے قیدیوں میں بچہ تلاش کیا تو اسے پکڑ کر اپنے سینے سے چپکا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی۔ اس پر نبی ﷺ نے ہمیں ارشاد کیا: کیا خیال ہے یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، بشرطیکہ یہ اسے آگ میں نہ پھینکنے پر قادر ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کے اپنے بچے پر مہربان ہونے کی نسبت اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے۔ چنانچہ مذکورہ عورت کا فعل آپؐ کی قولی حدیث کا سبب بنا ہے۔

d وہ احادیث جو مراجعت واستشہاد کے طور پر مروی ہیں۔

قولی و فعلی اَحادیث کا طریقہ ترتیب

مؤلفِ کتاب نے تمام قولی احادیث کو حروفِ تہجی کے حساب سے جمع کیا اور قولی احادیث کو مسند صحابی کی طرز پر ترتیب دیا ہے اور صحابی سے مروی مرفوع و موقوف روایت کو ہر صحابی کی الگ مرویات میں جمع کیا ہے جس کی ترتیب حسب ذیل ہے:

اولاً: عشرہ مبشرہ صحابہؓ کو مقدم رکھا ہے اور ان کی مرویات اس ترتیب سے بیان کی ہیں:

(۱) ابو بکر صدیقؓ (۲) عمر بن خطابؓ (۳) عثمان بن عفانؓ (۴) علی بن ابی طالبؓ (۵) سعد بن ابی وقاصؓ (۶) سعید بن زیدؓ (۷) طلحہ بن عبید اللہؓ (۸) زبیر بن عوامؓ (۹) عبد الرحمن بن عوفؓ (۱۰) ابو عبیدہ بن جراحؓ

ثانیاً: عشرہ مبشرہ کے بعد باقی صحابہ کے نام معجم کی ترتیب سے مرتب ہیں، پھر کنیت کے اعتبار سے، اس کے بعد مبہم رواۃ، پھر عورتوں کے اسما اسی ترتیب سے ہیں۔ پھر مرسل احادیث کا بیان ہے جو ان کے راویوں کے ناموں اور کنیّتوں کی ترتیب سے مرتب ہیں۔

رموز کا استعمال

قولی اور فعلی احادیث کی تخریج کے لیے رموز استعمال کیے گئے ہیں جن کی توضیح درج ذیل ہے:
a (ح) بخاری b (م) مسلم c (د) ابوداؤد d (ت) ترمذی e (ن) نسائی f (ہ) ابن ماجہ g (حم) مسند احمد h (حب) صحیح ابن حبان i (ك) مستدرک حاکم j (ض) المختارۃ للضیاء المقدسی k (ط) مسند طیالسی l (عم) زوائد المسند لعبد اللہ یعنی احمد بن حنبل m (عب) مصنف عبد الرزاق n (ش) مصنف ابن ابی شیبہ o (ص) سنن سعید بن منصور p (ع) مسند ابویعلیٰ q (طب) معجم طبرانی کبیر r (طس) معجم طبرانی اوسط s (طص) معجم طبرانی صغیر t (قط) سنن الدار قطنی (اگر روایت سنن میں ہو تو (قط) استعمال کرتے اور اگر کسی اور کتاب میں ہو تو کتاب کی صراحت کر دیتے ہیں۔ u (حل) حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم v (ق) سنن الکبریٰ للبیہقی (اگر روایت سنن بیہقی میں ہو تو (ق) رمز استعمال کرتے ہیں اور اگر امام بیہقی کی دوسری کتب میں روایت ہو تو توضیح کر دیتے ہیں۔ w (ھب) شعب الایمان للبیہقی x (عق) الضعفاء للعقیلی y (عد) الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی z (خط) تاریخ بغداد (کر) تاریخ ابن عساکر (۲۷)

پھر کچھ کتب کے رموز مستعمل نہیں بلکہ اصل نام ذکر کر دیئے گئے۔

اَحادیث کی تصحیح و تضعیف کا عجیب اُسلوب

امام سیوطی نے زیر تذکرہ کتاب میں فقط نبی ﷺ کی قولی اور فعلی احادیث ہی نقل نہیں کیں بلکہ احادیث کے صحت وضعیف کے حکم کا اہتمام بھی کیا ہے۔ لیکن ان کی تصحیح و تضعیف کا انداز یہاں بھی محدثانہ اُصولوں سے جداگانہ اور ان کی ذاتی اختراع کا شاخسانہ ہے۔ انہوں نے جمع الجوامع میں مذکور کتابوں کو صحت وضعف کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے:

قسم اوّل میں درج ذیل کتابوں کی احادیث صحیح ہیں اور جمع الجوامع میں ان کتب کی روایات کو صحت پر محمول کیا گیا ہے:

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) مستدرک حاکم (البتہ بعض مقامات پر حاکم کے تساہل کے مؤاخذت کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ (۴) المختارۃ للضیاء المقدسی (۵) صحیح ابن حبان (۶) صحیح ابن خزیمہ (۷) مؤطا امام مالک (۸) مستخرج ابوعوانہ (۹) الصحاح لابن السکن (۱۰) المنتقیٰ لابن جارود (۱۱) المستخرجات

قسم ثانی میں وہ کتب شامل ہیں جو صحیح، حسن اور ضعیف روایات پر مشتمل ہیں اور ضعیف حدیث کا سببِ ضعف غالبًا بیان کر دیا جاتا ہے اور یہ کتب درج ذیل ہیں:

(۱) سنن ابی داوٗد (۲) جامع ترمذی (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابن ماجہ (۵) مسند ابی داوٗد الطیالسی (۶) مسند احمد بن حنبل و زوائد مسند (۷) مصنف عبدالرزاق (۸) مصنف ابن ابی شیبہ (۹) سنن سعید بن منصور (۱۰) مسند ابی یعلیٰ (۱۱) طبرانی کی تینوں معاجم: معجم کبیر، معجم اوسط، معجم صغیر (۱۲) امام دارقطنی کی تالیفاتِ سنن دارقطنی و دیگر کتب (۱۳) حلیۃ الأولیاء لأبي نعیم (۱۴) سنن بیہقی (۱۵) شعب الإیمان للبیہقی

مسند احمد کی احادیث کے متعلق بھی امام سیوطی کا موقف ائمہ حدیث سے جداگانہ ہے، مسند احمد کی روایات کے متعلق اپنا نقطہ نظر ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> كل ما في مسند أحمد فهو مقبول، فإن الضعيف الذي فيه يقرب من الحسن
>
> ''مسند احمد کی ہر حدیث مقبول، قابل احتجاج ہے اور اس کتاب کی ضعیف روایت بھی حسن حدیث کے حکم کے قریب ہے۔''

قسم ثالث: امام سیوطی نے صحت و ضعف کے اعتبار سے تیسری قسم میں وہ کتب شامل کی ہیں، ان کے نزدیک جن میں تمام روایات ضعیف ہیں، وہ کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) الضعفاء للعقیلي (۲) الکامل في الضعفاء الرجال لابن عدی (۳) تاریخ بغداد (۴) تاریخ دمشق لابن عساکر (۵) نوادر الأصول للحکیم الترمذی (۶) تاریخ نیسابور للحاکم (۷) تاریخ ابن الجارود (۸) مسند الفردوس للدیلمی

چنانچہ مؤلف ان کتب احادیث کی طرف احادیث کی نسبت کر دینے کے بعد اسباب ضعف بیان کرنے سے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں، یعنی مؤلف کے نزدیک ان کتابوں کا حوالہ ہی حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ سمجھا جائے۔

مصادرِ کتب

چونکہ امام سیوطی کا ارادہ تمام قولی و فعلی احادیث کو یکجا کرنا تھا، اس لیے انہوں نے بالاستیعاب تقریباً کئی متونِ احادیث کو کھنگالا اور ان سے قولی و فعلی احادیث منتخب کرنے کی حتیٰ الامکان پوری کوشش کی۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے دسیوں کتب احادیث کا مطالعہ کیا جن کی تعداد سو کتب کے لگ بھگ بنتی ہے۔

علامہ متقی ہندی نے کنزالعمال کے شروع میں جمع الجوامع کی تیاری میں امام سیوطی کے زیر مطالعہ تقریباً ۸۰ کتب کا ذکر کیا ہے لیکن فی الواقع کتاب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع الجوامع کے لیے احادیث کے انتخاب میں محولہ کتب کی تعداد ۸۰ سے زائد اور سو کتب کے لگ بھگ ہے۔ اتنی کتابوں سے احادیث کا انتخاب اور تحقیق و تدقیق علامہ سیوطی کے کثرتِ مطالعہ، عمدہ ذوق، حدیثِ رسولؐ سے خاص قلبی لگاؤ اور اشاعتِ حدیث کے بے تحاشا جذبہ کا بین ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس خدمتِ حدیث کے عمل کو قبول کرے اور اُنہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

اَحادیث کی تعداد

امام سیوطی کا نقطہ نگاہ تمام احادیثِ نبویہ کو جمع کرنا تھا، لیکن تمام کوشش اور بساط بھر محنت کے باوجود وہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے اور اُنہوں نے جمع الجوامع میں جو احادیث جمع کی ہیں ان احادیث کی کل تعداد ۴۶۶۲۴ ہے۔ پھر ان کے بعد عبدالرؤف مناوی شافعی نے احادیثِ نبویہ کو جمع کرنے کا عزم کیا اور اُنہوں نے الجامع الأزهر من حديث النبي الأنور میں جمع الجوامع سے بہت زیادہ روایات کا اضافہ کیا جو احادیث جمع الجوامع میں مذکور نہیں تھیں۔

نقائص و عیوب

الجامع الکبیر احادیث نبویہ کا وسیع ترین ذخیرہ ہے جس میں کسی بھی متعلقہ مسئلہ کی اطلاع پانا، کسی بھی موضوع کے متعلق مواد حاصل کرنا اور معروف و غیر معروف روایات کی تلاش کرنا ممکن ہے، لیکن اس اہمیت و افادیت کے باوجود اس کتاب میں کچھ عیوب و نقائص ہیں جس کی وجہ سے کتابِ ہذا سے استفادہ کرنا کافی مشکل اور ماہر محقق اور پختہ کار عالم کے سوا اس کی احادیث کا سراغ لگانا آسان نہیں۔ ذیل میں اس کتاب کی کچھ خامیوں کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے:

a قولی احادیث کی ترتیب ہجائی ہے جس وجہ سے قولی حدیث کو تلاش کرنا نہایت پیچیدہ مرحلہ ہے کہ جب تک قاری کو تمام حدیث یا حدیث کے ابتدائی کلمات یاد نہ ہوں گے، حدیث کی تلاش انتہائی مشکل ہے۔

b فعلی احادیث کی ترتیب مسند و معجم کی ترتیب پر ہے لہٰذا جب تک راویٔ حدیث کا نام ذہن نشین نہ ہوگا، حدیث کی تلاش محال ہوگی اور انتہائی مغزماری اور سرکھپائی کے بعد بھی آپ کورے کے کورے اور مطلوبہ نتائج سے بے بہرہ رہیں گے۔

c احادیث کی ترتیب غیر فقہی ہونے کی وجہ سے ایک موضوع کی احادیث تلاش کرنا مشکل ترین کام ہے اوراس کے لیے آپ کو تمام کتاب کھنگالنا پڑے گی جو انسانی ہمت سے بالا ہے۔

d احادیث کی تحقیق اور ان پر حکم انتہائی غیر معیاری اور اُصول محدثین سے مختلف ہے لہٰذا بخاری، مسلم کے سوا باقی روایات کی صحت و ضعف تک رسائی حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا ان احادیث کی عدمِ تحقیق کی وجہ سے اُنہیں ضبط تحریر و تقریر میں لانا باعث اضطراب ہے۔

کیونکہ یہ کتاب رطب و یابس احادیث کا مجموعہ ہے جس میں صحیح، ضعیف اور موضوع روایات کی بھرمار ہے لہٰذا جب تک کوئی معروف محقق، اسماء ورجال اور علل حدیث کا ماہر اس کتاب کی تحقیق نہ کرلے اور احادیث کا حکم نہ لگائے، اس وقت تک عام آدمی کے لیے اس کتاب سے استفادہ کرنا ناممکن ہے۔ تب تک اس کتاب کی احادیث کو بے دھڑک اور بلا تحقیق بیان کرنا درست نہیں۔

F <u>كنز العمّال في سنن الأقوال والأفعال</u>

مصنف: علامہ علی بن حسام الدین عبد الملک بن قاضی خان متقی ہندی (م ۹۷۵ھ)

مجلدات: ۱۸ تعدادِ احادیث: ۴۶۶۲۴

یہ تالیف محدثِ شہیر علامہ علی بن حسام الدین عبد الملک بن قاضی خان متقی ہندی کا عظیم شاہکار اور ان کی شبانہ روز محنت کا ثمرہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی علمی، فنی اور تحقیقاتی صلاحیتوں کو کھپا کر ذخیرہ حدیث میں ایک گراں قدر اضافہ کیا جو تشنگانِ علم اور اصحابِ تحقیق کے لیے بیش قیمت سرمایہ ہے۔ یہ کتاب دراصل امام سیوطی کی تین کتب الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور زیادۃ الجامع کا مجموعہ ہے جسے مؤلف نے فقہی ترتیب پر بغیر کسی کمی بیشی کے مرتب کیا ہے:

<u>کنز العمّال کی تالیف کا پس منظر</u>

مؤلف اور دیگر علما کے نزدیک امام سیوطی کی کتاب الجامع الکبیر احادیث کا بہت بڑا مجموعہ تھا، جس میں ہزاروں احادیث اور بے شمار آثار تھے لیکن اس کی ترتیب میں درج ذیل عیوب تھے جن کا مؤلف نے تدارک کیا اور اسے مفاد عام کے لیے فقہی ترتیب پر مرتب کیا:

a الجامع الکبیر: احادیث کا عظیم ذخیرہ تھا لیکن احادیث کی تلاش انتہائی جاں گسل تھی، کیونکہ اگر کسی حدیث کا مفہوم ذہن میں ہے تو اس تلاش کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ اگر وہ قولی حدیث ہے تو اس کے ابتدائی کلمات یاد ہونا ضروری ہیں اور اگر فعلی حدیث ہے تو اس کے صحابی اور

راوی حدیث کے نام سے مطلع ہونا لازم ہے۔ ان دو صورتوں سے عدم واقفیت کی صورت میں اس کتاب کی کسی بھی حدیث کو تلاش کرنا انتہائی دشوار اور ناممکن ہے۔

b الجامع الکبیر میں سے کسی بھی فقہی موضوع مثلاً نماز، زکاۃ اور بیع وغیرہ کے متعلقہ تمام روایات کا احاطہ کرنا اور اطلاع پانا ناممکن ہے، البتہ پوری کتاب کو کھنگالنے سے یہ مقصود حاصل ہو سکتا ہے جو تقریباً ناممکن اور نہایت مشکل کام ہے۔

c اَحادیث کو کتب، ابواب، فصول اور تراجم کے تحت ذکر کرنا حدیث کی شرح اور اس سے استدلال کے مترادف ہے جب کہ الجامع الکبیر ان تمام چیزوں سے بالکل عاری ہے۔

یہ اسباب و محرکات تھے، جن سے متاثر ہو کر اور الجامع الکبیر کو مفید ترین بنانے کے لیے مؤلف نے کنز العمال کو ترتیب دیا اور کنز العمال کی تیاری کے لیے مؤلف نے پانچ مراحل طے کیے:

پہلا مرحلہ: علامہ متقی نے اولاً امام سیوطی کی کتاب الجامع الصغیر و زیادته (قولی احادیث) کو جمع کیا، اسے فقہی ابواب پر مرتب کیا اور اس کا نام منهج العمّال في سنن الأقوال رکھا۔

دوسرا مرحلہ: دوسرے مرحلے میں الجامع الکبیر کی الجامع الصغیر کے علاوہ بقیہ احادیث کو فقہی ابواب پر ترتیب دیا گیا ہے اور اس کتاب کو الإکمال لمنهج العمال سے موسوم کیا گیا ہے۔

تیسرا مرحلہ: اس مرحلہ میں مؤلف موصوف نے گذشتہ دونوں کتابوں منهج العمّال اور الإکمال لمنهج العمال کو جمع کیا ہے، البتہ ان دونوں کتب کی اَحادیث میں بایں صورت امتیاز کیا ہے کہ وہ عنوان باندھنے کے بعد اس کے تحت اولاً 'منہج الاعمال' اس عنوان کے متعلق احادیث ذکر کرتے ہیں پھر الاکمال کی احادیث نقل کرتے ہیں اور انہوں اس کتاب کو غاية العمّال في سنن الأقوال کا نام دیا ہے۔

چوتھا مرحلہ: اس مرحلہ میں علامہ متقی ہندی نے الجامع الکبیر کی فعلی احادیث کو فقہی ابواب پر مرتب کیا اور اس کا نام مستدرك الأقوال بسنن الأفعال رکھا۔

پانچواں مرحلہ: اس مرحلہ میں مؤلف نے غاية العمّال في سنن الأقوال اور مستدرك الأقوال بسنن الأفعال کو ایک کتاب میں فقہی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ پھر ہر کتاب میں پہلے اس موضوع کے متعلق غاية العمّال (قولی احادیث) سے احادیث نقل کرتے ہیں پھر اس موضوع کی مستدرك الأقوال (فعلی احادیث) سے احادیث ذکر کرتے ہیں۔

مثلاً کتاب الایمان من غاية العمّال (یعنی قولی احادیث) نقل کرتے ہیں پھر ان کے اختتام پر کتاب الایمان من المستدرك الأقوال (فعلی احادیث) بیان کرتے ہیں اور اس کتاب

کو کنز العمّال فی سنن الأقوال و الأفعال سے موسوم کیا گیا ہے۔

المختصر کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، امام سیوطی کی تین کتب الجامع الصغیر، الجامع الصغیر، زیادۃ الجامع کا مجموعہ ہے جسے فقہی ترتیب پر اس انداز سے مرتب کیا گیا ہے کہ اولاً فعلی احادیث اور اس کے بعد قولی احادیث نقل کی گئی ہیں اور یہ طریقہ ہر کتاب میں اختیار کیا گیا ہے۔

طریقۂ ترتیب

علامہ متقی ہندی نے زیر نظر کتاب کنز العمال کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا ہے اور کتاب ہذا کی تقسیم کتب، ابواب اور فروع کے لحاظ سے کی ہے۔ پھر کتب الف بائی ترتیب پر مرتب ہے اور ہر حرف کے تحت متعدد کتب لائیں گئی ہیں۔ کتب، ابواب اور فروع کی تقسیم کا طریقہ کار جامع الأصول کے طریقہ کے مطابق ہے۔

ہر کتاب و باب کے تحت اولاً قولی احادیث پھر فعلی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یوں یہ کتاب فقہی ترتیب پر مرتب ہونے کی وجہ سے نہایت مفید ہے اور تحقیق و تخریج سے وابستہ اصحابِ علم کے لیے گراں قدر تحفہ ہے اور کسی بھی موضوع کے متعلق احادیث تلاش کرنا کافی آسان و سہل ہو گیا ہے۔

رموز الکتاب

مؤلف نے کنز العمال کی احادیث کی تخریج کیلئے الجامع الصغیر اور الجامع الکبیر کے رموز ہی استعمال کیے ہیں۔ البتہ احادیث کی تخریج کو سمجھنے کے لیے دو نکات کی توضیح ضروری ہے:

منہج العمّال (قولی احادیث) میں 'ق' کا رمز متفق علیہ احادیث کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور الإکمال (فعلی احادیث) میں 'ق' کا رمز سنن بیہقی کے لیے مستعمل ہے۔

بعض احادیث کی تخریج کے لیے 'ز' یا 'بز' رمز استعمال کیا گیا، لیکن امام سیوطی نے اس رمز کی وضاحت نہیں کی یا تو امام سیوطی خود اس رمز کی توضیح کرنا بھول گئے ہیں یا عدم توضیح کا سبب کاتبوں کا سہو ہے۔ البتہ متقی ہندی نے کنز العمال میں اس رمز کی وضاحت کی ہے کہ غالباً اس رمز سے مقصود ابو حامد یحییٰ بن بلال البزار ہیں۔

تحقیق احادیث

مؤلف کتاب نے احادیث کی تخریج اور تحقیق میں امام سیوطی کی تخریج و تحقیق پر تکیہ کیا ہے۔ اپنے طور سے نہ تو احادیث کی تخریج کی ہے نہ تحقیق بلکہ تحقیق کے مسئلہ میں جو سقم الجامع الکبیر

میں موجود تھا اور احادیث کی تحقیق میں امام سیوطی ؒ نے ایک غیر معیاری اور اُصول محدثین کے خلاف طریقہ اختیار کیا تھا، صاحبِ کتاب نے اسی طریقہ کو اختیار کیا ہے اور تحقیق کے لحاظ سے جو تشنگی اور نقص الجامع الکبیر میں موجود تھا، وہی خامیاں اس کتاب میں بھی موجود ہیں۔ لہٰذا عام قارئین جب تک کنز العمال کی بخاری و مسلم کے سوا دیگر احادیث کی تحقیق کے بارے کسی ماہر محقق سے پوچھ نہ لیں، اس کی صحت پر اعتماد نہ کریں بلکہ اگر کنز العمال سے کسی حدیث کا حوالہ دینا ہو تو اس کی صحت وضعف کی آگاہی حاصل کرنے کے بعد یہ اقدام کریں کیونکہ حدیث کی تحقیق و تدقیق اور صحت وضعف کی شناخت کیے بغیر احادیث کو نبی ﷺ کی طرف نسبت کے بارے احادیثِ صحیحہ میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

G الجامع الأزهر من حديث النبي الأنور

مصنف: عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی الحدادی المناوی (م ۱۰۳۱ھ)

یہ کتاب امام حافظ عبد الرؤوف بن تاج الدین علی بن حدادی مناوی شافعی کی احادیث نبویہ پر ایک مایہ ناز کتاب ہے، جو احادیث نبویہ کا بہت عظیم ذخیرہ اور غالباً سب سے بڑا مجموعہ ہے۔

سبب تالیف

کتاب ہٰذا کی تالیف کا سبب امام سیوطی کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کرنا تھا، جو اُنہوں نے کتاب الجامع الکبیر کے مقدمہ میں کیا تھا یا ان کے مقدمہ سے مترشح ہوتا تھا کہ اُنہوں نے اس کتاب 'الجامع الکبیر' میں تمام احادیث نبویہ (قولی و فعلی) کا بالاستیعاب احاطہ کیا ہے اور یہ کتاب تمام احادیثِ نبویہ کو محیط ہے۔

امام سیوطی کا یہ دعویٰ حقیقت کے منافی ہونے کے ساتھ اہل علم و تحقیق کے لیے بھی نقصان دہ تھا، کیونکہ امام سیوطی کے اس پر زور دعویٰ کے سبب علما میں یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ جو حدیث الجامع الکبیر میں نہ ملے، وہ ذخیرۂ حدیث سے خارج اور بے اصل ہے۔ اس خطرہ کے پیش نظر حافظ مناوی نے الجامع الکبیر پر مزید احادیث جمع کر کے امام سیوطی کے دعویٰ کو غلط ثابت کیا۔ دوسرا اُنھوں نے ہر حدیث پر صحت وضعف کے حکم کا التزام کرنے کا دعویٰ کیا۔ مؤلف اس کتاب کے سبب تالیف کو خود مقدمہ کتاب میں ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ومن البواعث علىٰ تاليف هذا الكتاب أن الحافظ الكبير الجلال السيوطى ادعى أنه جمع في كتابه 'الجامع الكبير' الأحاديث النبوية، مع

أنه قد فاته الثلث فأكثر، وھٰذا فيما وصلت إليه أيدينا بمصر، وما لم يصل الينا أكثر وفي الأقطار الخارجة عنها من ذلك أكثر فاغتر بهذه الدعوٰى كثير من الأكابر، فصار كل حديث يسأل عنها، أو يريد الكشف عليه يراجع الجامع الكبير، فاذا لم يجده فيه غلب على ظنّه أنه لا وجود له، فربّما أجاب بأنه لا أصل له فعظم بذلك الضرر، لكون النفس إلىٰ الثقة بزعمه الاستيعاب وتوهم أن ما زاد على ذلك لا يوجد في كتاب، فأردت التنبيه على بعض ما فاته في هذا المجموع، فما كان في الجامع الكبير أكتبه بالمداد الأسود، ما كان من المزيد فبالمداد الأحمر،أو أجعل عليه مدة حمراء

''زیر نظر کتاب کی تالیف کے اسباب میں سے یہ سبب تھا کہ امام سیوطی نے دعویٰ کیا تھا کہ اُنہوں نے اپنی کتاب 'الجامع الکبیر' میں تمام احادیثِ نبویہ کو جمع کیا ہے حالانکہ اس کتاب میں احادیث نبویہ کا تہائی یا اس سے اکثر حصہ چھوٹ گیا ہے۔ یہ تناسب ان کتب کے اعتبار سے ہے جو مصر میں ہمیں دستیاب ہیں۔ وہ کتب جو ہمیں میسر نہیں یا بیرون دنیا میں ہے، ان کے حساب سے تناسب زیادہ بنتا ہے۔ پھر اس دعویٰ سے کئی اکابر علما مغالطے کا شکار ہوئے اور بات یہاں تک جا پہنچی کہ ہر وہ حدیث جس کی تلاش کا سوال کیا جاتا یا کسی حدیث کی تخریج مطلوب ہوئی تو الجامع الکبیر کا مراجعہ کیا جاتا اور جب محقق کو مطلوبہ حدیث نہ ملتی تو اس کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو جاتی کہ اس حدیث کا وجود ہی نہیں اور بعض اوقات محقق یہ جواب دیتا کہ ایسی حدیث بے سروپا اور باطل ہے۔

اندریں حالت یہ نظریہ کہ کسی مستند عالم (سیوطی) کی اس بات پر اعتماد کہ اس نے تمام احادیث کا احاطہ کیا ہے، اس سے اس وہم میں مبتلا ہونا کہ اس کتاب کے سوا احادیث کتب احادیث میں موجود نہیں، نہایت تباہ کن تھا۔ اس خطرے کے پیش نظر میں نے بعض ان احادیث سے متنبہ کرنے کا ارادہ کیا، جو اس کتاب ''الجامع الکبیر'' میں موجود نہیں تھیں۔ چنانچہ جو احادیث الجامع الکبیر میں موجود ہیں اُنہیں میں سیاہ روشنائی سے لکھتا ہوں اور جو احادیث اس سے اضافی ہیں، انہیں میں سرخ روشنائی سے لکھتا ہوں یا اس پر سرخ خط کھینچ دیتا ہوں۔''

مؤلف کی اس تحریر سے عیاں ہوتا ہے کہ اُنہوں نے زیر تبصرہ کتاب میں الجامع الکبیر کی

احادیث اور اس کے علاوہ دیگر کتبِ احادیث سے روایات لی ہیں۔ البتہ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات مؤلف بغیر کسی کمی بیشی کے الجامع الکبیر کی احادیث مکرر ذکر کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات کچھ اضافی کلمات کے ساتھ تکرار ذکر کر دیتے ہیں اور کبھی کچھ نقص کے ساتھ مکرر روایات درج کر دیتے ہیں نیز اس کتاب میں مکرر روایات کثرت سے موجود ہیں اور اس کتاب کے بارے میں تھوڑی سی غور وخوض کے بعد کتاب بین پر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔

حافظ مناوی نے مقدمۃ الکتاب میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ ہر حدیث کے بعد راویٔ حدیث کے احوال اور حدیث کی صحت وضعف بیان کریں گے لیکن کتاب میں وہ اس دعویٰ پر پورا نہیں اُترے۔ اکثر روایات میں تو یہ وصف موجود ہے، لیکن بعض روایات میں حکم حدیث کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے جس وجہ سے کتاب میں تحقیق احادیث کا پہلو کافی تشنہ ہے۔

نیز اُنہوں نے کتاب کے مقدمہ میں وضاحت کی ہے کہ وہ اس کتاب میں تقریباً ایک ہزار اضافی روایات لائے ہیں، حالانکہ کتاب میں اس سے کہیں زیادہ اضافی روایات ہیں۔

المختصر یہ انتہائی اہم اور نہایت موزوں کتاب ہے جو الجامع الکبیر سمیت کئی زائد احادیث پر مشتمل گراں مایہ مجموعہ حدیث ہے نیز راویوں پر جرح وتعدیل کا حکم اور احادیث کی جانچ پڑتال کی گئی ہے جس سے اس کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔

ترتیبِ کتاب

مؤلف کتاب نے کتاب ہذا میں احادیث کی ترتیب ابجدی (حروفِ تہجی کے اعتبار سے) اختیار کی ہے، چنانچہ احادیث کو تلاش کرنے کے لیے احادیث کے شروع والے الفاظ کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے دیکھیں، پھر احادیث کو تلاش کر سکیں گے۔ پھر حروفِ تہجی کی ترتیب کے متعلق کچھ اُمور سے آگاہی ضروری ہے جو درج ذیل ہیں:

a حروف تہجی کے کسی حرف کے تحت درج احادیث کو نقل کرنے کے آخر میں اسی حرف کے متعلقہ وہ احادیث درج کی گئی ہیں جن کا آغاز الف لام سے ہوتا ہے۔ اور اُنہیں الگ عنوان، المحلى بأل کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ مثلاً حرف با سے شروع ہونے والی احادیث کے اختتام پر حرف با سے شروع ہونے والی وہ احادیث لائی گئی ہیں جن کے شروع میں الف لام ہے۔ لیکن تمام حروف کے آخر میں یہ المحلی بألکا التزام نہیں بلکہ بہت سے حروف ایسے ہیں جن کے آخر میں یہ عنوان سرے ہی سے متروک ہے۔

b حرف قاف کے ضمن میں وہ احادیث لفظ قضی سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ حروف کی ترتیب کے

لحاظ سے اپنی ترتیب پر موجود نہیں بلکہ انہیں باب الأقضية کے تحت علیحدہ ذکر کیا گیا ہے او
ران احادیث کو حرف قاف سے شروع ہونے والی احادیث اور حرف قاف کے ضمن میں وہ
احادیث جن کے آغاز میں الف لام ہے، کے درمیان میں درج کیا گیا ہے۔

c حرف کاف کے ضمن میں وہ احادیث جو لفظ کان سے شروع ہوتی ہیں اور وہ شمائل مصطفیٰ پر مشتمل ہیں انہیں حرف کاف کے تحت درج احادیث کے بالکل آخر میں ذکر کیا گیا ہے البتہ "کان" پر مشتمل وہ روایات جو شمائل مصطفیٰ کے متعلق نہیں تھیں انہیں حرف کاف کی ترتیب کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

d حرف لام کے ضمن میں لائے نافیہ اور لائے ناھیہ کے تحت درج احادیث کو حرف لام کی ترتیب میں ذکر نہیں کیا گیا، بلکہ انہیں الگ عنوان 'اللام الألف' میں حروف واؤ کے بعد اور حرف یا سے قبل ذکر کیا گیا ہے۔

e باب النون کے تحت وہ احادیث جن کے آغاز میں لفظ 'نہی' ہے۔ ترتیب حروف کے تحت درج نہیں بلکہ ان احادیث کو حرف نون کے آخر میں باب المناہی کے تحت الگ بیان کیا گیا ہے۔

رموز کا استعمال

مؤلف نے احادیث کی تخریج میں احادیث کی محوّلہ کتب کا نام بصراحت بیان کیا ہے اور اس کے ساتھ احادیث کی صحت، ضعف اور راویوں پر کلام بھی مذکور ہے البتہ کچھ کتب کے رموز استعمال کیے گئے جن کی تعداد گیارہ ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

a طبرانی کبیر (طك) b طبرانی اوسط (طس) c طبرانی صغیر (طص) d طبرانی کبیر و اوسط (طكس) e طبرانی کبیر وصغیر (طكص) f طبرانی کبیر، اوسط، صغیر (طكسص) g مسند احمد (حم) h زوائد مسند احمد (عم) i مسند بزار (بز) j مسند ابی یعلیٰ (ع) k مستدرک حاکم (ك)

نوٹ: یاد رہے کہ آخری چاروں کتب کا مرکز و محور امام جلال الدین سیوطی کی الجامع ہیں، ان کی الجامع کتب کو مرتب و مہذب کرنے کی کوشش میں یہ مجموعے مرتب ہوئے ہیں۔